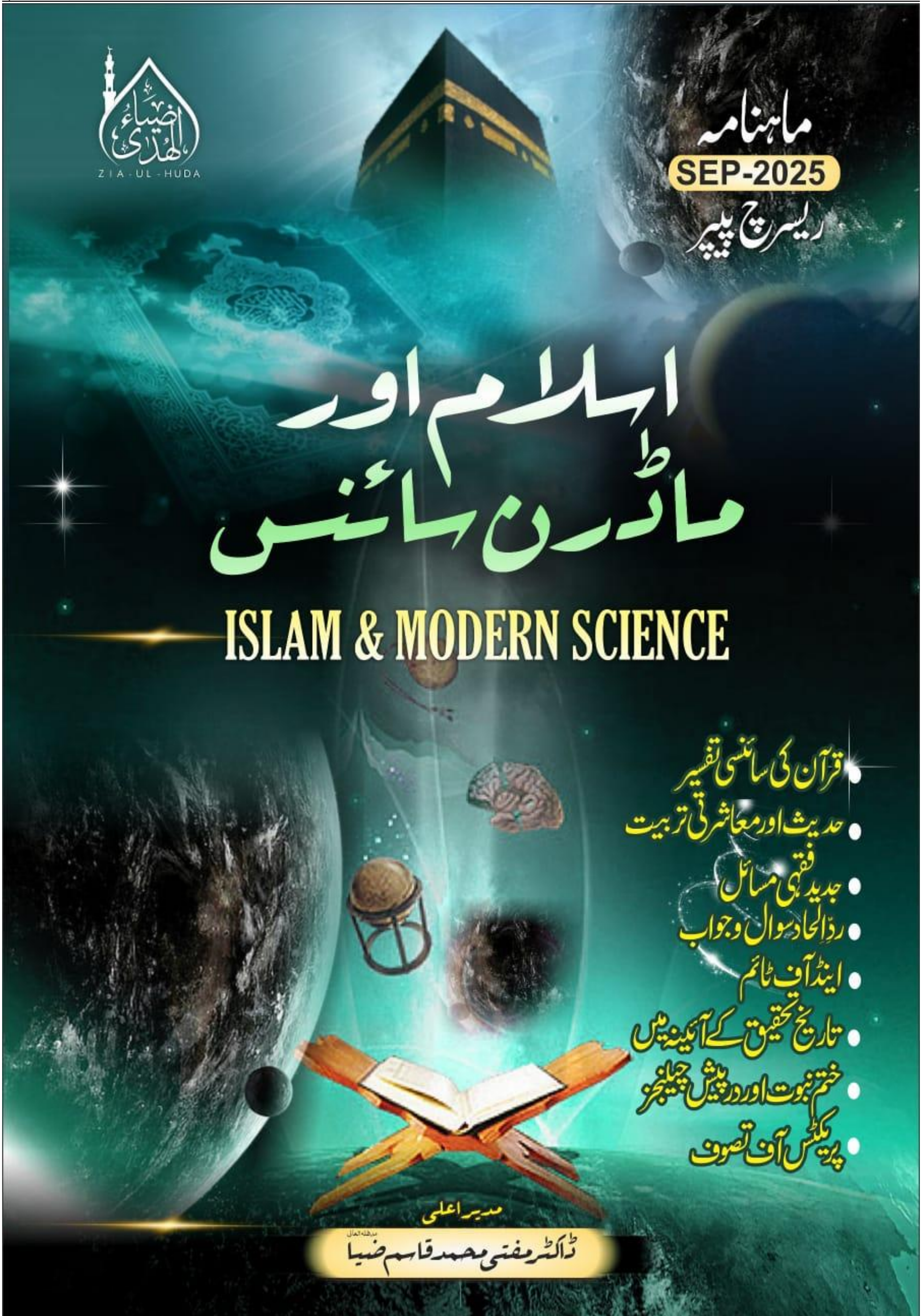
ضیاء الہدیٰ
ZIA-UL-HUDA
ماہنامہ
SEP-2025
ریسرچ پیپر
اسلام اور ماڈرن سائنس
ISLAM & MODERN SCIENCE
قرآن کی سائنسی تفسیر
حدیث اور معاشرتی تربیت
جدید فقہی مسائل
ردِّ الحاد سوال و جواب
اینڈ آف ٹائم
تاریخ تحقیق کے آئینہ میں
ختم نبوت اور درپیش چیلنجز
پریکٹس آف تصوف
مدیر اعلیٰ
ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیا

فہرست

نمبر شمار	مضامین	مصنفین	صفحہ نمبر
1	**قرآن کی سائنسی تفسیر** سورۃ البقرہ آیت 164 کی سائنسی تفسیر	از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء	3
2	**حدیث اور معاشرتی تربیت** مومن کامل (**Perfect Believer**)	از قلم مفتی خالد تسنیم مدنی	4
3	**جدید فقہی مسائل** فاریکس ٹریڈنگ کا شرعی حکم کیا ہے؟	از قلم: مفتی محمد زاہد محمود مدنی	6
4	**رَدِّ اِلحاد** ملحدین کے اعتراضات کے جوابات	از قلم: مفتی محمد زاہد محمود مدنی	9
6	**اینڈ آف ٹائم** قیامت کی وہ نشانیاں جو ظہور پزیر ہو چکیں..!!	از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء	13
7	**تاریخ تحقیق کے آئینہ میں** حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عنہ کے زہر پینے کا واقعہ، تاریخی حقائق کی روشنی میں	از قلم: ڈاکٹر مفتی علی نواز	17
8	**ختمِ نبوت اور درپیش چیلنجز** عقیدۂ ختمِ نبوت پر اعتراضات وجوابات	از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء	21
9	**پریکٹس اینڈ تصوف** لطائفِ باطنیہ / شیخ مُجَدِّدِ الفِ ثانی / حضرت سلطان باہو	از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء	23
10	**تنظیم ضیاء الہدیٰ کا تعارف**		25
11	**ہومین ایڈ فاؤنڈیشن HAF** دکھی انسانیت کی خدمت کا روشن مینار		27

قرآن کی سائنسی تفسیر

سورۃ البقرہ آیت 164 کی سائنسی تفسیر

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

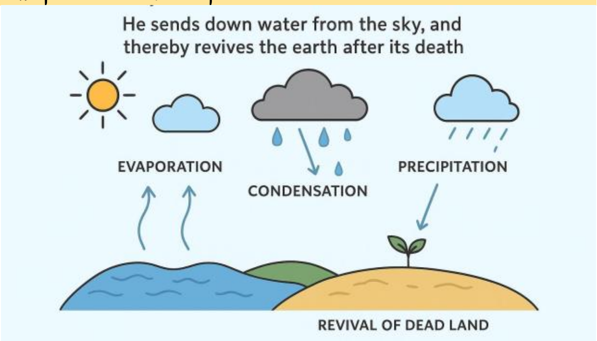

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ترجمہ: اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔[1]

بارش کا نظام (Water Cycle)

یہ آیت ایک عظیم سائنسی حقیقت بیان کرتی ہے جسے آج Hydrological Cycle کہا جاتا ہے۔ اس میں 3 بنیادی مراحل شامل ہیں؛

(1): Evaporation (تبخیر)

سورج کی حرارت سمندروں، جھیلوں، دریاؤں اور زمین سے پانی کو بخارات (Water Vapor) میں تبدیل کر دیتی ہے۔ یہ بخارات ہوا کے ذریعے اوپر کی طرف اٹھتے ہیں۔

(2): Condensation (تکثیف)

فضا میں بلند سطح پر ٹھنڈا درجہ حرارت بخارات کو پانی کے قطروں میں بدل دیتا ہے۔ یہ قطرے Cloud Nuclei کے گرد جمع ہو کر بادل بناتے ہیں۔

(3): Precipitation (بارش/برف باری)

جب بادل پانی سے بھر جاتے ہیں تو پانی زمین پر بارش، برف یا ژالہ باری کی شکل میں گرتا ہے۔ زمین کو زندہ کرنا (Revival of Dead Land) بارش کے پانی سے خشک اور بنجر زمین نرم اور زرخیز ہو جاتی ہے۔ مٹی میں موجود Dormant Seeds نمی ملتے ہی اگنا شروع کر دیتے ہیں۔ پودوں میں Photosynthesis کا عمل شروع ہوتا ہے، جو آکسیجن پیدا کرتا ہے اور خوراک کی زنجیر (Food Chain) کو فعّال کرتا ہے۔ یہ عمل Ecosystem کی بقا اور تمام جانداروں کی زندگی کا بنیادی ذریعہ ہے۔

اعجازِ قرآنی

جب یہ آیت نازل ہوئی (1400 سال قبل)، اُس وقت دنیا میں جدید سائنسی آلات یا Meteorology جیسا علم موجود نہیں تھا۔ اُس وقت کے انسان کے لیے یہ سمجھنا ممکن نہ تھا کہ: پانی بخارات میں بدل کر بادل کیسے بناتا ہے؟ بادل کیسے فضا میں حرکت کرتے ہیں؟ بارش کا ایک مکمل سائیکل کس طرح زمین کی زندگی کے لیے ضروری ہے؟ یہ حقیقت صرف اس ذات کے علم میں ہو سکتی ہے جو کائنات کا خالق اور نظام کا واضع ہے۔

لہٰذا یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے کیونکہ اس میں وہ سائنسی حقائق بیان کیے گئے جو انسان نے صدیوں بعد دریافت کیے۔ قرآن نے نہ صرف بارش کے نظام کی وضاحت کی بلکہ اس کو زندگی کی بنیاد قرار دیا، جو آج کی سائنس بھی مانتی ہے کہ پانی تمام معلوم جاندار اقسام کے لیے نہایت ضروری ہے (Water is essential for all known forms of life)۔

❶ ...پارہ: 21، 30-الروم، آیت: 24

حدیث اور معاشرتی تربیت

کامِل مومن (Perfect Believer)

از قلم: مفتی خالد تسنیم مدنی

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

ترجمہ: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔[1]

شرحِ حدیث

اس حدیث میں "لَا یُؤْمِنُ" کا لفظ آیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے مگر اس بات پر تمام شارحینِ حدیث کا اِتّفاق ہے اس حدیث میں لفظ "کامِلًا" کا ہم معنیٰ کوئی لفظ پوشیدہ (hidden) ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک کوئی کامل و مکمل مسلمان (perfect believer) نہیں ہو گا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے وہی سب کچھ نہ پسند کرے جو وہ اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔

یاد رکھیں! انسان کا ایمان اُس وقت تک کامِل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے اُس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور بھائی چارے کا کم تر دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا مُعامَلہ کیا جائے جیسا اُس کی طرف سے اپنے حق میں پسند کرتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے بھائی سے اپنے حق میں پردہ پوشی، بُرائیوں اور عیبوں پر سُکوت کی اُمّید کرو گے اور اگر اُمّید کے بَرخلاف کچھ ظاہر ہو تو یقیناً اُس پر غضبناک ہو گے تو یہ کیسی بے عقلی ہے کہ تم اُس سے تو پردہ پوشی کی اُمّید رکھو جبکہ خود اُس کے عیبوں پر پردہ نہ ڈالو؟

مومن نہ ہونے سے مراد

لہٰذا اس حدیث میں لفظ "کامِلًا" پوشیدہ ماننا ضروری ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر کسی مسلمان میں یہ وصف (Attribute) نہ پایا جائے تو ہرگز ہرگز وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا اس خوبی کے نہ رہنے کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص تمام ضروریاتِ دین (Essentials of deen) پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مسلمان ہی کہلائے گا یہ اور بات ہے کہ اس کے اسلام کی خوبیوں میں کچھ نقصان رہے گا اور وہ حسنِ اسلام کے کمال سے محروم رہے گا لہٰذا کامل و مکمل درجے کا مسلمان نہیں کہلائے گا۔

اسی طرح وہ حدیثیں جن میں چند خاص خاص گناہوں کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ جو اِن گناہوں کو کرے وہ مومن نہیں یا خاص خاص اعمالِ صالحہ کے بارے میں یہ ارشاد ہوا کہ جو شخص ان اعمال کو چھوڑدے وہ مومن نہیں تو خوب سمجھ لیجئے کہ ان حدیثوں کا ہرگز ہرگز یہ منشا اور مقصد نہیں ہے کہ وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو گیا بلکہ ان سب حدیثوں کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ ان گناہوں کا کرنے والا اور ان اعمالِ صالحہ کا چھوڑنے والا کامل درجے کا مسلمان نہیں ہے اور ایک مومنِ کامل کے اعلیٰ درجات اور بلند مقام سے محروم ہے۔

تنبیہ!

یہ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ ان حدیثوں کا مقصد قانونِ شرعی بیان کرنا یا کفر کا فتویٰ دینا نہیں ہے بلکہ ان حدیثوں کا مقصد بُرے کاموں کی برائیوں کو بہت شدید بتا کر شدت کے ساتھ اس سے مسلمانوں کو روکنا اور اچھے کاموں کی اچھائی کو بہت زیادہ بتا کر اس کام پر مسلمانوں کو رغبت دلانا ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان اس زریں اصول (Golden principle)

[1]... بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان...الخ، جلد: 1، صفحہ: 16، حدیث: 13

کو اپنا ضابطہ حیات بنالے کہ جو کچھ اور جیسے سلوک و معاملات کو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسرے مسلمان کے لیے بھی پسند کرے:

مثلاً:✿ہر شخص اپنی ذات کے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی مجھ کو نقصان نہ پہنچائے✿کوئی میری بے آبروئی(Disrespect)نہ کرے ✿کوئی میرے ساتھ بدسلوکی اور بد معاملگی نہ کرے✿کوئی مجھے دھوکہ اور فریب نہ دے✿کوئی مجھ کو، میرے رشتہ داروں اور محبت کرنے والوں کو ٹارچر(Torture)نہ کرے✿یوں ہی ہر شخص اپنے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ مجھے عزت و آبرو، مال و دولت اور تَنْدُرُستی و سلامتی ملے، میری ہر چیز اچھی ہو، میری زندگی اچھی گزرے، مجھے ہر طرح کا آرام و راحت ملے وغیرہ وغیرہ۔

پیغامِ حدیث

عالمی بھائی چارہ یہ حدیث صرف ایک دینی اصول ہی نہیں بلکہ انسانیت (Humanity) اخوت اور معاشرتی عدل کا عالمی پیغام (Universal message) بھی ہے۔ جدید دنیا (Modern world) میں اس حدیث کو کئی زاویوں سے سمجھا اور اپنایا جا سکتا ہے کیونکہ یہ حدیثِ پاک امن اور عالمی بھائی چارہ (Global Peace and Brotherhood) کا درس دیتی ہے، مثلاً:✿بین المذاہب مکالمہ میں ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرنا✿عالمی سطح پر انسانی حقوق (Human rights) کو تحفظ دینا اور✿موجودہ دور میں مہاجرین (Migrants)، بے سہارا (Refugees) اور مظلوموں کی مدد کرنا اس حدیثِ پاک کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔

خود غرضی (Selfishness)

آج کی دنیا میں لوگ اکثر میرا فائدہ اور میری ترقی کو اولین ترجیح (Priority) دیتے ہیں۔ یہ حدیث ہمیں خود غرضی (Selfishness) کی نفی، ایثار، قربانی اور دوسروں کی بھلائی کو ترجیح دینے کی تعلیم دیتی ہے۔

کاروبار (Business) میں گاہک (Customer) کے لیے وہی معیار (Quality) رکھنا چاہیے جو ہم اپنے لیے چاہتے ہیں۔

دفاتر (Offices) میں اپنے کولیگس (Colleagues) کی ترقی اور پرموشن (Promotion) پر ایکسائٹمنٹ (Excitement) کا لیول (level) اور انداز وہی ہونا چاہیے جو اپنی ذات کے لیے ہوتا ہے۔

الغرض یہ حدیث ہمیں Empathy کی تعلیم دیتی ہے یعنی یہ سمجھنا کہ دوسرے انسان بھی وہی ایموشنز (Emotions)، خواہشات اور ضروریات رکھتے ہیں جو ہم رکھتے ہیں۔ سوشل جسٹس اور مساوات (Equality) **اسلامی معاشرہ عدل، مساوات اور بھائی چارے پر مبنی ہے۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ دوسروں کے حقوق اتنے ہی اہم ہیں جتنے ہمارے اپنے حقوق اہم ہیں۔**

گویا کہ یہ حدیث ہمیں رنگ، نسل، زبان اور نیشنلٹی کی بنیاد پر تعصب سے پاک ہو کر سب کے حقوق (Rights) کی حفاظت کا درس دیتی ہے نیز کسی بھی فرد یا طبقے کے خلاف امتیازی سلوک کیے بغیر سب کو یکساں اہمیت (Importance) دینی چاہیے۔

مثبت اور باہمی تعلقات کی بنیاد (Healthy Relationships)

مومن وہ ہے جو دوسروں کی خوشی اور آسانی میں خوش ہو، ان سے حسد نہ کرے، دل میں میل نہ رکھے اور تعلقات کو خراب نہ کرے بلکہ سوشل ریلیشن شپس (Social Relationships) کو فروغ دے۔ فیملی سسٹم میں ایک دوسرے کی پسند ناپسند کا خیال رکھنا، ایسے ہی بیٹا یا بیٹی کی پسند کی شادی کو خوش دلی سے قبول کرنا جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو اسی حدیث کی تعلیمات کا حصہ ہے۔

In short یہ حدیثِ مبارکہ ایک مکمل اخلاقی ضابطۂ حیات ہے اگر انسان اس کو اپنا (Adopt) کرلے تو معاشرے میں ایک اچھا انسان، شہری، کارکن، والدین، دوست اور مسلمان ثابت ہو سکتا ہے۔ جدید دنیا کے تمام چیلنجز چاہے وہ معاشی (Financial) ہوں، معاشرتی ہوں یا سیاسی (Political) اس ایک اصول کو اپنانے سے بڑی حد تک حل ہو سکتے ہیں۔ **لہٰذا دوسروں کے لیے وہی پسند کرو، جو اپنے لیے چاہتے ہو۔**

جدید فقہی مسائل

فاریکس ٹریڈنگ کا شرعی حکم کیا ہے؟

از قلم: مفتی محمد زاہد محمود مدنی

سوال: فاریکس ٹریڈنگ کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: اول تو یہ ملاحظہ ہو کہ فاریکس ٹریڈنگ ہے کیا؟ بین الاقوامی مالیاتی منڈی میں رائج کاروباری ماڈل جسے عمومی طور پر فاریکس ٹریڈنگ (Forex Trading) کہا جاتا ہے، متعدد اقسام کی اشیا اور اثاثہ جات مثلاً سونا (Gold)، چاندی (Silver)، کرنسیاں، زرعی اجناس (Agricultural Commodities) جیسے کپاس (Cotton) اور گندم (Wheat) توانائی کے وسائل جیسے قدرتی گیس (Natural Gas) اور خام تیل نیز مویشی (Livestock) اور دیگر اشیا کی خرید و فروخت پر مشتمل ہے۔

اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ موجودہ دور میں فاریکس ٹریڈنگ کے رائج تمام بنیادی ڈھانچے شریعتِ مطہرہ کے تجارتی اصولوں سے مکمل ہم آہنگی نہیں رکھتے بلکہ ان میں متعدد ایسی ساختی اور عملی خامیاں (Structural and Operational Shariah Defects) موجود ہیں جو اس کاروبار کو شرعاً ناجائز (Prohibited) قرار دیتی ہیں۔ اس لحاظ سے کچھ اہم شرعی و قانونی نکات قابلِ غور ہیں:

(1): بیع صرف (Bay Ṣarf / Currency Exchange Regulations)

اسلامی فقہ کے مطابق کرنسی کی خرید و فروخت بیع صرف کے اصول کے تحت ہوتی ہے جس میں فریقین کا ایک ہی مجلسِ عقد (Same Contract Session) میں اپنے اپنے عوض پر حقیقی قبضہ (Physical or Constructive Possession) حاصل کرنا لازمی ہے۔ ادھار (Credit) یا مؤخر قبضہ اس لین دین کو شرعاً فاسد (Legally Defective) بنا دیتا ہے۔ اس لیے Spot Trade یا Futures Trade میں جب بھی قبضہ فوری نہ ہو یا کسی ایک فریق کو بھی عوض وصول نہ ہو تو یہ معاملہ ناجائز ہے اور اس سے حاصل شدہ منافع غیر شرعی تصور ہو گا۔

دلیل: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

ترجمہ: رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم جَو کے بدلے جَو، چھوہارے کے بدلے چھوہارے اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہاتھ بہ ہاتھ بیچو جب یہ قسمیں بدل جائیں تو جیسے چاہو بیچو جب کہ ہاتھ بہ ہاتھ ہو۔[1]

اور علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یشترط لصحة الصرف التقابض فی المجلس ترجمہ: صَرف (یعنی زرِ مبادلہ) کے صحیح ہونے کے لیے مجلس میں (دونوں فریقوں کے) مال کا قبضہ ہونا شرط ہے۔[2]

(2): شرطِ فاسد (Invalid Contractual Condition)

فقہی قاعدہ یہ ہے کہ اگر بیع میں کوئی شرطِ فاسد شامل ہو تو بیع باطل یا فاسد ہو جاتی ہے۔ فاریکس میں اس نوعیت کی شرائط عام ہیں، مثلاً: سوآپ معاہدات (Swaps) میں فریقین کا یہ طے کر لینا کہ ایک مقررہ مدت کے بعد بیع منسوخ کر دی جائے گی حالانکہ شریعت میں بیع مکمل ہونے کے بعد لازم (Binding) ہو جاتی ہے اور فریقین کا یک طرفہ اختیار ختم ہو جاتا ہے۔

دلیل: قال اِبن عابدین: کل شرط لیس من مقتضی العقد ویعود علی العقد بالابطال، فهو شرط فاسد۔

ترجمہ: علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہر وہ شرط

---

1 ... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب الصرف، حدیث: 1587

2 ... المغنی، 4/31

جو عقد (معاہدے) کے تقاضوں میں سے نہ ہو اور عقد کو باطل کرنے کا سبب بنے وہ شرط فاسد (ناجائز) ہے۔[1]

(3): یک طرفہ منسوخی (Unilateral Cancellation Rights)

بعض آپشن معاہدات (Options Contracts) میں خریدار کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ فریقِ مخالف کی رضامندی کے بغیر بیع کو منسوخ کر دے۔ یہ صورت بھی شرطِ فاسد ہے کیونکہ فقہی اصول کے مطابق اِقالہ صرف فریقین کی باہمی رضامندی سے ممکن ہے۔

دلیل: قال السرخسی: الاقالة لا تكون الا برضا المتعاقدين جميعًا ترجمہ: علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِقالہ (معاہدے کو باہمی رضامندی سے ختم کرنا) صرف دونوں فریقوں کی رضامندی سے ہی ہو سکتا ہے۔[2]

(4): بیع مستقبل (Future-Dated Sale)

اسلامی قانون میں بیع کا فوری انعقاد (Immediate Execution) شرط ہے۔ لہٰذا مستقبل کی کسی تاریخ پر مؤخر بیع (Post-Dated Sale) ناجائز ہے جیسا کہ موجودہ فاریکس فیوچر معاہدات (Futures Contracts) میں عام ہے۔

دلیل: قال السرخسی: لا يجوز الصرف مؤجلاً لانه بيع مال بمال من جنس الاثمان فيشترط فيه القبض في المجلس

ترجمہ: علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ادھار صَرف (یعنی کرنسی کا تبادلہ) جائز نہیں کیونکہ یہ مال کے بدلے مال کی بیع ہے جو ثمن (یعنی قیمت) کی جنس سے ہے لہٰذا اس میں مجلس ہی میں قبضہ شرط ہے۔[3]

(5): قبضہ سے پہلے فروخت

اعداد و شمار کے مطابق فاریکس مارکیٹ کے تقریباً 70 تا 80 فیصد لین دین میں حقیقی ملکیت یا قبضہ حاصل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا بلکہ مقصد محض نرخوں کے اتار چڑھاؤ سے نفع حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ طرزِ عمل اس شرعی ممانعت کے تحت آتا ہے جس میں کسی چیز کو قبضہ سے پہلے فروخت کرنا ممنوع ہے۔

دلیل: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کوئی کھانا خریدا تو وہ اسے اُس وقت تک نہ بیچے جب تک اسے مکمل طور پر قبضے میں نہ لے لے۔[4]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے القبض کی شرط کے تحت فرمایا: وَكُلُّ مَا احْتِيجَ فِيهِ إِلَى الْقَبْضِ فَالْعِلَّةُ فِيهِ وَاحِدَةٌ

یعنی: ہر وہ چیز جس میں قبض کی ضرورت پڑتی ہے اس میں علت ایک ہی ہے۔[5]

مزید برآں اگرچہ دھاتوں (Metals) اور اجناس کی بیع میں بیع صرف کے قواعد لاگو نہیں ہوتے تاہم ان میں بھی دیگر ممنوعہ امور مثلاً: بیع قبل القبض، مستقبل کی بیع اور شرائطِ فاسدہ موجود ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض بروکرز ایسے معاہداتی اختیارات رکھتے ہیں جو شرعاً غیر مجاز ہیں جیسے بیعانہ (Margin/Deposit) پر اثاثہ ملکیت کے طور پر ظاہر کرنا اور قیمت گرنے کی صورت میں یک طرفہ طور پر معاہدہ منسوخ کر دینا۔ فقہی اصول کے مطابق بروکر کو صرف اپنی سروس کی اجرت (Commission) لینے کا حق حاصل ہے اور ایک مرتبہ بیع مکمل ہو جائے تو اسے کسی قسم کی یک طرفہ مداخلت کا اختیار نہیں ہوتا۔

لہٰذا مندرجہ بالا شرعی سقم اور اصولی خلاف ورزیوں کی بنا پر موجودہ عالمی فاریکس ٹریڈنگ کا کاروباری ڈھانچہ شرعاً جائز نہیں

1 ... ردالمحتار، 5/220
2 ... المبسوط، 13/10
3 ... المبسوط، 14/28
4 ... مسلم، حدیث: 1525
5 ... المجموع شرح المہذب، جلد: 9، صفحہ: 227

اب رہی یہ بات کہ فاریکس ٹریڈنگ میں حکمی قبضہ کیوں شرعی اعتبار سے معتبر نہیں سمجھا جاتا اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ فاریکس میں حکمی قبضہ معتبر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حکمی قبضہ وہ قبضہ ہے جس میں مال یا کرنسی فزیکلی خریدار کے پاس نہ ہو لیکن اس پر اس کا ایسا قانونی و عملی اختیار ہو کہ بیچنے والا مداخلت نہ کر سکے۔

دلیل: علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہر وہ صورت جس میں خریدار بیچی گئی چیز سے نفع اٹھانے اور اس میں تصرف کرنے پر قادر ہو تو وہ صورت حکمی قبضہ شمار ہوتی ہے۔[1]

مثال کے طور پر آپ نے سونا خریدا اور اس کا گودام کا تالہ اور چابی لے لی تو مال تو آپ کے ہاتھ میں نہیں مگر آپ کا اس پر مکمل کنٹرول ہے۔ کرنسی آپ کے ڈیجیٹل اکاؤنٹ میں آ گئی اور آپ اسے فوری استعمال یا منتقل کر سکتے ہیں۔

سوال: کیا فاریکس ٹریڈنگ کرنسی اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہونے کی صورت میں اس پر حکمی قبضہ معتبر نہیں؟ دوسرا یہ کہ حکمی قبضہ کی شرعی شرائط کیا ہیں؟

جواب: حکمی قبضہ مجلسِ عقد میں ہونا چاہیے یعنی خرید و فروخت کے وقت ہی خریدار کو مال یا کرنسی پر مکمل اختیار حاصل ہو۔ خریدار کو فوراً تصرف کرنے کا حق ہونا چاہیے جیسے نکالنا، بھیجنا، یا بیچنا۔ بیچنے والا اس میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ یا مداخلت نہیں کر سکتا۔

سوال: فاریکس ٹریڈنگ میں حکمی قبضہ کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: اس کی 3 صورتیں؛ **(1):** کنٹرول کا فقدان زیادہ تر فاریکس بروکرز صارف کو حقیقی کرنسی نہیں دیتے بلکہ اکاؤنٹ بیلنس یا پوزیشن دکھاتے ہیں۔ یہ بیلنس حقیقت میں بروکر کے کنٹرول میں ہوتا ہے اور آپ کو بغیر ان کی اجازت کے رقم نکالنے یا منتقل کرنے کا حق نہیں ہوتا۔

(2): بروکر کی مداخلت کا امکان بروکر کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ نقصان کی صورت میں پوزیشن بند کر دے یا رقم ضبط کر لے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس کرنسی یا مال پر مکمل اور آزادانہ اختیار نہیں۔ اس حالت میں کوئی حقیقی یا حکمی قبضہ نہیں مانا جا سکتا کیونکہ خریدار کا حق محدود اور مشروط ہوتا ہے۔

(3): مجلسِ عقد میں قبضہ کا فقدان فاریکس معاہدے میں عام طور پر قبضہ فوراً نہیں ہوتا بلکہ بعد میں سیٹلمنٹ ہوتی ہے۔ حکمی قبضہ کا ایک لازمی جُزو یہ ہے کہ قبضہ یا اختیار فوراً اور مجلسِ عقد میں ہو جو یہاں نہیں پایا جاتا۔

لہٰذا یہ چونکہ حکمی قبضہ کی شرائط پر پورا نہیں اترتی اس لیے فاریکس ٹریڈنگ میں جو قبضہ دکھایا جاتا ہے وہ قبضہ حکمِ شرعی معنیٰ میں قابل قبول نہیں۔ یہ معاملہ بیع صرف (خصوصاً کرنسی کی خرید و فروخت) کی شرعی شرائط کے خلاف ہے۔ لہٰذا ایسی فاریکس ٹریڈنگ شرعی طور پر ناجائز ہے۔

سوال: کافر کے ساتھ یہ ٹریڈنگ کرنا کیسا ہے؟ مسلمان اور کافر کے حکم میں کوئی فرق ہے؟

جواب: اور جہاں تک کافر کے ساتھ فاریکس ٹریڈنگ کا معاملہ ہے تو اس میں بھی وہی شرائط ہیں جو کہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے ساتھ بیع میں ہوتی ہیں۔ فرق صرف ایک مقام پر ہے کہ اگر کافر حربی ہو تو اس کے ساتھ ربا کا معاملہ جائز ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمان اور حربی کے درمیان کوئی سود نہیں۔[2]

باقی شرائط اسی طرح برقرار رہیں گی۔ لہٰذا فاریکس ٹریڈنگ مسلمان کے ساتھ ہو یا کافر کے ساتھ، یہ بالکل جائز نہیں۔

❶…بدائع الصنائع، 5/222

❷…سنن الکبری للبیہقی، 5/339

رَدِّ اِلحاد
ملحدین کے اعتراضات کے جوابات

از قلم: مفتی محمد زاہد محمود مدنی

اعتراض 1: قرآن غیر سائنسی باتیں کرتا ہے مثلاً: قرآن میں کہا گیا ہے کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا جبکہ جدید سائنس کہتی ہے کہ انسان ایک ارتقائی عمل سے گزرا ہے۔

جواب: قرآن میں انسان کی تخلیق کو مٹی سے تشبیہ دی گئی ہے:

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍۚ (۱۲)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا۔[1] جو علامتی اور بنیادی عناصر کی طرف اشارہ ہے۔

پہلا یہ کہ سائنس خود یہ بتاتی ہے کہ انسانی جسم میں وہی کیمیائی عناصر ہیں جو مٹی میں پائے جاتے ہیں (کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، نائٹروجن وغیرہ)۔ **دوسرا یہ** کہ قرآن سائنسی کتاب نہیں جو مادی اشیا کی ہر ہر جزئی کی تفصیلات بتانے کی پابند ہو بلکہ قرآن پاک ہدایت کی کتاب ہے؛ اس کا مقصد روحانی، اخلاق اور مقصدِ زندگی کو واضح کرنا ہے نہ کہ سائنسی تھیوریز پیش کرنا۔

اعتراض 2: قرآن میں حدود و تعزیرات (مختلف جرائم کی سزائیں) غیر انسانی ہیں، مثلاً: چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم:

وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ(۳۸)

ترجمہ: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔[2]

جواب: پہلی بات یہ یاد رکھنے کی ہے کہ یہ سزا ایک جرم عظیم (یعنی معاشرتی امن کو تباہ کرنے والا جرم) پر ہے۔

اور دوسرا یہ کہ ہر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے بلکہ اسلامی قانون میں سخت شرائط، شواہد، حالاتِ جرم اور فقہی اصولوں کی روشنی میں سزا دی جاتی ہے ہر چوری پر ہاتھ کاٹنا لازم نہیں۔

اس سزا کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ جرم کا سدِّباب ہے کہ ایک کا کٹا ہوا ہاتھ دیکھ کر دوسرے لوگ عبرت پکڑیں گے اور وہ چور تو پھر ساری زندگی کبھی چوری نہیں کرے گا۔ یوں ایک پُر امن معاشرہ وجود میں آجائے گا۔

پاکستان میں اس کی مثال دیکھ لیجئے کہ سی سی ڈی نامی نئی پولیس جو سنگین جرائم پیشہ اشتہاری ملزمان کو پولیس مقابلے میں مار رہی ہے۔ ابھی دو چار مقامات پر ہی ایسا ہوا ہے لیکن اس کے ڈر سے بے شمار لوگوں کی سوشل میڈیا پر وڈیوز آرہی ہیں کہ وہ جرائم سے توبہ کر رہے ہیں۔ ایسے قوانین کا مقصد انصاف کا قیام اور سماج کی حفاظت ہے نہ کہ تشدّد۔

اعتراض 3: قرآن عورتوں کے حقوق کو محدود کرتا ہے مثلاً: مرد کو عورت پر قوام کہا گیا:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْؕ

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے۔[3]

جواب: در اصل معترضین کو اس آیتِ مبارکہ کا مفہوم سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ قرآن کو تدبُّر سے ساتھ پڑھا جائے تو یہ لاریب کتاب ہے۔ یہاں پر وارد ہونے والے لفظ **قوام** کا مطلب محافظ، نگران، ذمہ دار ہے، برتر یا آقا نہیں۔ ملحدین کو صرف یہ ایک لفظ نظر آگیا لیکن یہ نظر نہیں آتا کہ قرآن نے عورتوں کو وراثت، حقِ نکاح، حقِ طلاق، حقِ تعلیم اور حقِ رائے جیسے حقوق اس وقت دیے ہیں جب دنیا میں عورت کو کوئی

1 ... پارہ:18، 23-المؤمنون، آیت:12
2 ... پارہ:6، 5-المائدہ، آیت:38
3 ... پارہ:4، 5-النساء، آیت:34

حیثیت حاصل نہ تھی اور پھر اسی قرآن کا دوسرا مقام ملاحظہ ہو سورۃ التوبہ میں ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ(۷۱)

ترجمہ: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔[1]

اس آیت میں مرد و عورت دونوں کو اولیا(دوست و معاون) قرار دیا گیا ہے اور دوستی مالک اور نوکر کی سطح پر نہیں ہوتی بلکہ برابری اور باہمی عزت و احترام کی سطح پر ہوتی ہے۔ اسلام میں عورت کی عزت اور مقام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

اعتراض 4: قرآن میں تضادات ہیں؛ مثلاً: ایک جگہ کہا گیا ہے جس کو چاہے اللہ ہدایت دیتا ہے اور دوسری جگہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے۔

جواب: قرآن میں تضاد نہیں بلکہ مختلف مواقع کے مطابق بیان ہے۔ اللہ کی ہدایت ان ہی کو ملتی ہے جو سچائی کے طالب ہوں؛ جو ضدی اور ہٹ دھرمی کا شکار ہوں وہ خود گمراہ ہوتے ہیں اور اللہ ان کی ضد کے مطابق انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ(۲۶)

ترجمہ: اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔[2]

یہ انسانی ارادہ اور الٰہی علم کا امتزاج ہے نہ کہ منطقی تضاد۔

اعتراض 5: قرآن میں غلامی کو ختم کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اسلام نے غلامی کو براہِ راست نہیں ختم کیا گیا مگر اس کے مکمل خاتمے کی بنیاد رکھ دی۔

غلام آزاد کرنا نیکی قرار دیا

اللہ پاک فرماتا ہے: فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ(۱۳) ترجمہ: کسی بندے کی گردن چھڑانا۔[3]

غلاموں سے حسن سلوک کا حکم دیا

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ(۳۶)

ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔[4]

غلامی کو ختم کرنے کے لیے کفارات میں غلام آزاد کرنا رکھا؛

وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ(۳)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔[5]

1. ...پارہ:10،9-التوبہ، آیت:71
2. ...پارہ:1،2-البقرہ، آیت:26
3. ...پارہ:30،90-البلد، آیت:13
4. ...پارہ:5،4-النساء، آیت:36
5. ...پارہ:28،58-المجادلہ، آیت:3

اور یاد رہے کہ اس وقت غلامی عالمی معیشت کا حصہ تھی؛ جسے کوئی بھی قابلِ اعتراض نہیں کہتا تھا اس کے باوجود اسلام نے تدریجی طریقے سے اسے ختم کیا۔

اعتراض 6: قرآن صرف عرب کے لوگوں کے لیے ہے۔

جواب: ملحدین کے جملہ اعتراضات کی طرح یہ بھی بے بنیاد الزام ہی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ قرآن خود کہتا ہے کہ یہ تمام جہانوں کے لیے ہدایت ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ(۲۸)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔[1]

نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کہا گیا:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔[2]

اگرچہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا مگر اس کا پیغام عالمی، آفاقی اور ابدی ہے۔

اعتراض 7: قرآن نے بردباری اور برداشت کرنے کے بجائے جہاد اور جنگ کی تعلیم دی۔

جواب: قرآن نے صرف دِفاعی جہاد کا حکم دیا ہے:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُۙ(۳۹)

ترجمہ: پروانگی (اجازت) عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ اُن کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔[3]

بغیر کسی ظلم یا حملے کے کسی پر جنگ کا حکم نہیں۔ قرآن نے بارہا امن، صلح اور معافی کو ترجیح دی ہے جہاد صرف تلوار سے نہیں بلکہ ہر ناحق کے خلاف جدوجہد کو کہتے ہیں زبان، قلم اور علم کے ذریعے بھی۔

اعتراض 8: قرآن میں غیر مسلموں کے خلاف سخت الفاظ ہیں۔

جواب: قرآن نے صرف ظالم، کافر اور دشمن عناصر پر تنقید کی ہے نہ کہ ہر غیر مسلم پر۔ قرآن نے اچھے کردار والے پُر امن غیر مسلموں سے اچھے سلوک کا حکم دیا ہے:

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ(۸)

ترجمہ: اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔[4]

اسلام نے اہلِ کتاب کے ساتھ مکالمے کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھا ہے:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ-وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ(۶۸)

ترجمہ: بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔[5]

اعتراض 9: قرآن کی باتیں بعض اوقات سادہ یا کہانیوں جیسی لگتی ہیں۔

جواب: قرآن کا انداز ادبی، فصیح اور حکیمانہ ہے اس میں مثالیں اور قصص (کہانیاں) حکمت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں تاکہ

1 …پارہ:22، 34-سبا، آیت:28
2 …پارہ:17، 21:الانبیاء، آیت:107
3 …پارہ:17، 22-الحج، آیت:39
4 …پارہ:28، 60-الممتحنہ، آیت:8
5 …پارہ:3، 3-آل عمران، آیت:68

سمجھ، عبرت اور تعلیم حاصل ہو۔ قرآن میں ہر قصہ مقصد کے تحت آتا ہے صرف کہانی سنانے کے لیے نہیں اور یہ وہ کہانیاں ہیں جو تاریخی اور زمینی حقائق پر مشتمل ہیں۔

اعتراض 10: قرآن غیر مسلموں کو جہنم کی وعید دیتا ہے کیا یہ انصاف ہے؟

جواب: قرآن ہر انسان کو انصاف کی بنیاد پر جزا یا سزا کی بات کرتا ہے۔ اللہ ہر ایک کو اس کی نیت، کوشش اور علم کے مطابق حساب دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (۱۳۲)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لیے ان کے کاموں سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں۔[1]

حتی کہ وہ غیر مسلم شخص جسے قرآن یا اسلام کی حقانیت کی خبر ہی نہ پہنچی ہو اس کے لیے بھی الگ اصول ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (۱۵)

ترجمہ: جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔[2]

---

1. … پارہ: 8، 6- سورۃ الانعام، آیت: 132
2. … پارہ: 15، 17- بنی اسرائیل، آیت: 15

اینڈ آف ٹائم

قیامت کی وہ نشانیاں جو ظہور پزیر ہو چکیں...!!

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

نشانی نمبر 1: علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا پھیلنا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت غالب آجائے گی۔(1)

وضاحت

علم سے مراد علم دین ہے جہل سے مراد علم دین سے غفلت آج یہ علامت شروع ہو چکی ہے دنیاوی علوم بہت ترقی پر ہیں مگر علم تفسیر، حدیث، فقہ بہت کم رہ گئے، علما اٹھتے جا رہے ہیں ان کے جانشین پیدا نہیں ہوتے۔ مسلمانوں نے علم دین سیکھنا تقریباً چھوڑ دیا بہت سے علما واعظ بن کر اپنا علم کھو بیٹھے یہ سب کچھ اس پیش گوئی کا ظہور ہے۔

آج کے دور میں اس کا ظہور

❁ دین کا صحیح علم رکھنے والے علما کی کمی ❁ دینی علم کا دنیاوی مفادات کے لیے استعمال اور پھر معاشرے کا بگاڑ ❁ انٹرنیٹ پر گمراہ کن مذہبی مواد کی کثرت ❁ چیٹ جی بی ٹی (Chat GBT) پر اندھا اعتماد۔

نشانی نمبر 2: شراب کا پینا عام ہونا

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَمْرَ۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یقیناً میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو شراب کو حلال سمجھیں گے۔(2)

آج کے دور میں اس ظہور

❁ دنیا بھر میں الکحل اور ❁ منشیات کا کھلا کاروبار ❁ اسلامی ممالک میں بھی شراب خفیہ یا قانونی شکل میں دستیاب ہونا ❁ شراب کے نئے نام (Wine, Beer, Cocktail) کے ذریعے حلال دکھانے کی کوشش۔

نشانی نمبر 3: موسیقی (گانے بجانے) کا عام ہونا

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْمَعَازِفَ۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یقیناً میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو موسیقی (گانے بجانے) کو حلال سمجھیں گے۔(3)

آج کے دور میں اس کا ظہور

❁ میڈیا ❁ فلم انڈسٹری ❁ سوشل میڈیا میں موسیقی کا غلبہ ❁ نعت ❁ مذہبی مواد میں بھی موسیقی کا شامل ہونا اور ❁ میوزک انڈسٹری کا عالمی معیشت میں بڑا حصہ۔

نشانی نمبر 4: عمارتوں میں مقابلہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثِهِ): أَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حدیثِ جبریل میں) فرمایا: جب تم دیکھو کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج بکریاں چرانے والے لوگ

(1) ... صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث: 80
(2) ... صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، حدیث: 5590 ملتقطاً
(3) ... صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، حدیث: 5590 ملتقطاً

عمارتوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگیں۔[1]

وضاحت

اونٹوں کے چرواہے کالے کالے رنگ والے بڑی بڑی عمارتوں میں فخر و گھمنڈ کرنے لگیں گے۔

آج کے دور میں اس کا ظہور

✿خلیجی ممالک (دبئی، قطر، سعودی عرب) میں برج خلیفہ جیسی بلند و بالا عمارتوں کا ریکارڈ توڑ مقابلہ ✿دنیا کے غریب اور ✿پسماندہ علاقوں سے آئے لوگ اب گلوبل کنسٹرکشن میں لیڈ کر رہے ہیں۔

نشانی نمبر 5: زنا اور فحاشی کا عام ہونا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَظْهَرَ الزِّنَا۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ زنا عام ہو جائے گا۔[2]

وضاحت

زنا کی زیادتی کے اسباب عورتوں کی بے پردگی، اسکولوں کالجوں، لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم، سینما وغیرہ کی بے حیائیاں، گانے، ناچنے کی زیادتیاں یہ سب آج موجود ہیں۔ ان وجوہ سے زنا بڑھ رہا ہے اور ابھی اور زیادہ بڑھے گا۔

آج کے دور میں اس کا ظہور

✿فحش ویب سائٹس ✿فلم انڈسٹری ✿اوپن ریلیشن شپ کا کلچر ✿فحاشی کو آزادی کے نام پر قانونی تحفظ ✿سوشل میڈیا اور ✿موبائل ایپس پر فحاشی کا پھیلاؤ۔

نشانی نمبر 6: وقت کا تیزی سے گزرنا (ٹائم کمپریشن)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمانہ چھوٹا ہو جائے گا۔[3]

وضاحت

يَتَقَارَبُ بنا ہے قُرب سے بمعنی نزدیکی، اس عبارت کے بہت سے معنٰی کیے گئے۔ مشہور معنٰی یہ ہیں کہ زمانہ کے اجزا دن رات، گھنٹہ منٹ، ہفتہ مہینا سال ایک دوسرے سے گزرنے میں قریب ہو جائیں گے کہ بہت جلد جلد گزرنے لگیں گے۔ اسی کی شرح وہ حدیث ہے کہ قُربِ قیامت سال ایک مہینا کی طرح، مہینا ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن آگ سلگانے کی طرح گزریں گے۔

آج کے دور میں اس کا ظہور

✿زندگی کی مصروفیت اور ✿تیز ترین رفتار لائف اسٹائل ✿ٹیکنالوجی اور ✿ڈیجیٹل دنیا نے مہینوں کا کام گھنٹوں میں سمیٹ دیا لیکن برکت ختم ہو گئی۔ ٹیکنالوجی کی رفتار کے باوجود دن میں کام پورا نہ ہونا یہ سب نشانیاں آج کے دور میں مکمل یا جزوی طور پر ظاہر ہو چکی ہیں اور یہ قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہیں۔

نشانی نمبر 7: قتل و غارت کا عام ہونا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، الْقَتْلُ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک قتل و غارت بہت زیادہ نہ ہو جائے۔ صحابہ

1... صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 1

2... صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث: 80 ملتقطاً

3... صحیح البخاری، کتاب الفتن، حدیث: 7061 ملتقطاً

کرام نے عرض کی: ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل!۔[1]

آج کے دور میں اس کا ظہور

❁دہشت گردی❁خانہ جنگیاں❁سڑکوں پر عام قتل مذہب ❁سیاست❁قومیت❁لسانیت اور❁غیرت کے نام پر خونریزی، جدید اسلحہ نے قتل کو آسان اور کثیر تعداد میں ممکن بنا دیا ہے۔

نشانی نمبر8: لوگ سلام صرف پہچان والوں کو کریں گے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آدمی صرف اپنے جاننے والے کو سلام کرے گا۔[2]

آج کے دور میں اس کا ظہور

اسلامی معاشروں میں عام سلام کی سنت ختم ہو کر صرف دوستوں، جاننے والوں تک محدود ہے جبکہ اجنبی کو سلام کرنا عجیب سمجھا جاتا ہے۔

نشانی نمبر9: بازاروں کا پھیل جانا

عَنْ سَلِمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: وَتَظْهَرُ الْاَسْوَاقُ۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن نفیل رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اور بازار (خرید و فروخت کی جگہیں) عام ہو جائے گے۔[3]

آج کے دور میں اس کا ظہور

❁بڑے شاپنگ مالز❁24 گھنٹے کھلے رہنے والے اسٹورز❁آن لائن مارکیٹ پلیس (Amazon, Daraz Alibaba) کا عالمی پھیلاؤ۔

نشانی نمبر10: مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مردوں کی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔[4]

آج کے دور میں اس کا ظہور

فیشن انڈسٹری میں جینڈر بلرنگ (Gender Neutral Fashion) مردوں کا میک اپ، عورتوں کے حلیے اور عورتوں کا مردانہ لباس اور رویہ ہم جنس پرستی اور جینڈر چینج کلچر۔

نشانی نمبر11: جھوٹے کو سچا سمجھنا اور سچے کو جھوٹا کہنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سَیَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ، یُصَدَّقُ فِیْهَا الْكَاذِبُ وَیُكَذَّبُ فِیْهَا الصَّادِقُ وَیُؤْتَمَنُ فِیْهَا الْخَائِنُ وَیُخَوَّنُ فِیْهَا الْاَمِیْنُ وَیَنْطِقُ فِیْهَا الرُّوَیْبِضَةُ قِیْلَ: وَمَا الرُّوَیْبِضَةُ؟ قَالَ: اَلرَّجُلُ التَّافِهُ یَتَكَلَّمُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں پر دھوکے کے سال آئیں گے، جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا، سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خائن کو امانت دار مانا جائے گا، امانت دار کو خائن کہا جائے گا، اور رویبضہ بات کرے گا۔ پوچھا گیا: رویبضہ کون ہے؟ فرمایا: فالتو آدمی جو عوامی معاملات میں بات کرے۔[5]

❶ … صحیح البخاری، کتاب الفتن، حدیث: 7121 ملتقطا
❷ … مسند احمد، حدیث: 3672
❸ … مسند احمد، حدیث: 16982
❹ … صحیح البخاری، کتاب اللباس، حدیث: 5885
❺ … سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث: 4036

آج کے دور میں اس کا ظہور

❁میڈیا اور ❁سوشل میڈیا پر جھوٹ کا پروپیگنڈا ❁بد دیانت لیڈروں کو عوام کا ہیرو بنانا ❁مشہور مگر غیر سنجیدہ شخصیات کا قومی معاملات پر اثر انداز ہونا۔

نشانی نمبر 12: عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہونا

عَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَکْثُرَ النِّسَاءُ وَ یَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰی یَکُونَ لِخَمْسِینَ اِمْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگہبان ایک مرد ہو گا۔ [1]

آج کے دور میں اس کا ظہور

❁جنگوں ❁جرائم اور ❁بیماریوں میں مردوں کی زیادہ شرح موت ہے جس سے ان کی تعداد کم، عورتوں کی آبادی کا مردوں سے واضح تناسب میں زیادہ ہے۔

نشانی نمبر 13: مال کی کثرت اور غربت کا ختم ہونا (کچھ علاقوں میں)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُکْثُرَ فِیکُمُ الْمَالُ، فَیَفِیضَ حَتّٰی یُھِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَہُ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے یہاں تک کہ مال کا مالک پریشان ہو گا کہ کون اس کی صدقہ قبول کرے گا۔ [2]

آج کے دور میں اس کا ظہور

تیل کی دولت سے مالدار ممالک میں غربت تقریباً ختم دنیا کے بعض علاقوں میں ضرورت سے زیادہ دولت کا ہونا۔

1 ... صحیح البخاری، کتاب النکاح، حدیث: 5138

2 ... صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، حدیث: 1412

تاریخ تحقیق کے آئینہ میں

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زہر پینے کا واقعہ، تاریخی حقائق کی روشنی میں!

از قلم: ڈاکٹر مفتی علی نواز

حضرت خالد بن ولید حیرہ کے مقام پر گئے تو انہیں بتایا گیا کہ یہاں کے لوگ آنے والوں کو زہر دے کر مار دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ زہر لے آؤ زہر لایا گیا تو آپ نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر وہ زہر کھا لیا۔ زہر نے آپ پر کوئی اثر نہیں کیا، یہ آپ کی کرامت بہت سی کُتب میں موجود ہے جس کو محدثین نے کرامت مانا ہے بلکہ حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اللہ کی قسم کھا کر کہا: یہ ان کی کرامت ہے اور یہ ان کی شجاعت ہے۔ دوسری طرف مرزا جہلمی اس کرامت کا انکاری ہے اور کہتا ہے: یہ کہانی اور جھوٹ ہے۔

بول ٹی وی پر علمائے کرام سے ایک خاتون نے سوال کیا کہ حضرت خالد بن ولید کی کرامت بیان کی جاتی ہے کہ آپ نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر زہر پی لیا اور آپ کو کچھ بھی نہیں ہوا جبکہ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بکری کا گوشت کھالیا تو زہر کا اثر ہوا؟ اس کے جواب میں مفتی حنیف قریشی صاحب نے جواب دیا اور کچھ چیزوں میں تقابل کرایا لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ واقعہ کس کتاب میں ہے۔

اس پر مرزا جہلمی نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے زہر پی لیا۔ اب اس کا جواب تو یہ ہونا چاہیے کہ کس کتاب میں ہے۔ حوالہ دیں کہ لکھا کہاں ہوا ہے؟ اس کے بجائے انہوں نے کمپیئر کرانا شروع کر دیا۔ اگر یہ ہو سکتا ہے تو وہ کیوں نہیں ہو سکتا وہ ہو سکتا ہے تو یہ کیوں نہیں ہو سکتا لیکن یہ زہر والا واقعہ تو کہیں پہ بھی نہیں ملتا کہ آپ نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر زہر کھا لیا، یہ حوالہ دیں نا، بھئی ہم نے تو کہا ہی نہیں۔ ہم نے پہلی چیز اس سسٹم میں یہ آپ سے پوچھی ہے کہ جی یہ لکھا کہاں ہوا ہے؟ وہ آپ نے بتایا نہیں۔

مرزا جہلمی کا پہلا جھوٹ

یہ مرزا جہلمی کا پہلا جھوٹ ہے جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ (لیکن یہ زہر والا واقعہ تو کہیں پہ بھی نہیں ملتا کہ آپ نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر زہر کھا لیا) جی ملتا ہے بلکہ مرزا کے گھر سے ملتا ہے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ مرزا جہلمی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **فضائل الصحابہ** کا تعارف کرواتے ہوئے کہا: یہ پہلی بار کتاب الحمدللہ ہمارے شہر جہلم سے چھپی ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے، جس کا نام ہے **فضائل الصحابہ**۔ دنیا میں **فضائل الصحابہ** پر سب سے بڑی کتاب ہے۔ اس میں 1903 احادیث ہیں انٹرنیشنل نمبرنگ کے مطابق اور یہ عرب کے سکالر شیخ وصی اللہ بن محمد بن عباس کی تحکیم کے ساتھ چھپی ہوئی ہے۔

تجزیہ

جی اسی کتاب **فضائل الصحابہ** حدیث: 1482 میں حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا، پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا: زہر ہے تو انہوں نے اسے بِسْمِ اللہ پڑھ کر پی لیا۔ تحقیق: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔ شیخ وصی اللہ محمد بن عباس۔

جی دوستو! آپ نے دیکھا کہ جس کتاب کو مرزا پروموٹ کر رہا ہے اس کتاب کو اِس نے خود بھی نہیں پڑھا یا اگر پڑھا ہے تو عوام سے جھوٹ بول رہا ہے کہ وہ واقعہ کہیں پر بھی نہیں جبکہ یہ واقعہ اسی کتاب کی حدیث نمبر 1482 میں موجود ہے اور اسی عرب سکالر جس کی جھوٹے مرزے نے تعریف کی۔ اُس عرب سکالر شیخ وصی اللہ نے اس واقعہ کو صحیح کہا۔

مرزا جہلمی کا دوسرا جھوٹ

(ایک اور ویڈیو میں کہتا ہے:) یہ خالد بن ولید کے بارے میں انہوں نے مشہور کیا ہے کہ جی ان کے پاس ایک بندہ زہر لیکر آیا

انہوں نے **بِسْمِ اللہ** پڑھ کر پی لیا۔ اَسْتَغْفِرُاللہ یعنی خالد بن ولید جو یہ مطلب آپ سمجھتے ہیں۔ آپ کے بزرگ بابے تھے وہ صحابی تھے بھائی۔ بابی نہیں تھے۔ نہ وابی تھے وہ۔ (ایک اور پرانی ویڈیو میں کہتے ہیں مرزا جی کہ) یہاں تو آپ کو کہانی کرائی یہ جی خالد بن ولید نے **بِسْمِ اللہ** پڑھ کر زہر کھالیا کچھ نہیں ہوا۔ کہانی ہے، جھوٹ ہے۔

تجزیہ

یہاں مرزا جہلمی اس واقعے کو جھوٹ کہہ رہا ہے، یہ اس کا دوسرا جھوٹ ہے جبکہ جس کتاب یعنی **فضائل الصحابہ** کی اس نے تعریف کی ہے اس میں ایک اور روایت بھی موجود ہے۔ **فضائل الصحابہ:** 1481 حضرت خالد بن ولید سے روایت ہے کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے 9 تلواریں ٹوٹ گئیں میرے پاس صرف ایک یمنی تلوار رہ گئی تھی اسی دوران کوئی شخص زہر لے کر آیا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا: زہر ہے۔ راوی کہتے ہیں: خالد بن ولید نے اُسے اللہ کا نام لے کر پی لیا۔ تحقیق: اسنادہ صحیح، شیخ وصی اللہ محمد بن عباس۔

تجزیہ

اس روایت کو بھی مرزا کے ممدوح شیخ وصی اللہ صحیح کہہ رہے ہیں تو کہانی اور جھوٹ کیسے ہوا؟ یہ ہے مرزا کی کہانیاں اور جھوٹ۔ اس پر جب مرزا کو علمائے کرام نے جواب دیے اور بالخصوص مفتی راشد محمود رضوی صاحب نے کمال تحقیق سے اس کو جواب دیا تو پھر کیا ہوا دیکھئے؛

مرزا کا شاگرد: علی بھائی خالد بن ولید کے زہر پینے والے واقعے کے بارے میں ایک بریلوی مفتی نے درجنوں کتابوں سے دلیل دی ہے کہ وہ واقعہ حسن ہے آپ کا اس بارے میں کیا موقف ہے؟

مرزا جہلمی: بالکل جی جعلی واقعہ ہے اور اس کے اوپر محدثین کی جرح موجود ہے۔ ان روایتوں کے اوپر ہم سب سے پہلے تو پوچھتے ہیں کہ خالد بن ولید نے جو یہ عمل کیا یہ قرآن وسنت کے مطابق درست ہے یا نہیں۔ ہم عقلاً ثابت کریں گے کہ ہم ان محدثین کے ساتھ ہیں جو ان روایتوں کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

یہ جو درجنوں کتابیں ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب بھی نہیں ہے جو کُتُبِ سِتّہ میں آئی ہو اسی وجہ سے یہ کتابیں باہر بیٹھی ہوئی ہیں نا۔ اگر ان کی یہ حیثیت ہوتی تو ان کتابوں میں انہوں نے اپنی جگہ بنائی ہوتی۔

تجزیہ

مرزا جہلمی نے اپنے شاگرد کو کہانی کراتے ہوئے کہا: بالکل جی جعلی واقعہ ہے اور اس کے اوپر محدثین کی جرح موجود ہے یہ مرزا کا تیسرا جھوٹ ہے۔ سوال ہے کہ کس محدث نے جرح کی ہے۔ مرزا کے محدث اعظم سعودی عرب شیخ ناصر الدین البانی اس واقعے کو سچا اور صحیح مانتے ہوئے حضرت خالد بن ولید کی کرامت مان رہے ہیں۔ شیخ البانی کا فتویٰ آج بھی نیٹ پر موجود ہے۔ آڈیو کی شکل میں۔ امام ذہبی اس واقعے کے بارے میں لکھتے ہیں؛ میں کہتا ہوں: هٰذِهٖ وَاللهِ الْكَرَامَةُ وَهٰذِهِ الشَّجَاعَةُ ترجمہ: اللہ کی قسم! یہ حضرت خالد بن ولید کی کرامت اور آپ کی شجاعت ہے۔[1]

امام عینی اس واقعے کے بارے میں کہتے ہیں: وَقَعَ هٰكَذَا كَرَامَةً لِخَالِدٍ یہ واقعہ حضرت خالد بن ولید کی کرامت ہے۔[2]

امام ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: وَقَعَتْ كَرَامَةً لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ترجمہ: یہ واقعہ حضرت خالد بن ولید کی کرامت ہے۔[3] اب مرزا صاحب بتائیں ناقص محدث نے جرح کی ہے؟ جلیل القدر محدثین اس واقعے کو صحیح مانتے ہوئے حضرت خالد بن ولید کی کرامت مان رہے ہیں۔

مرزا جہلمی کا تیسرا جھوٹ

ہم عقلاً ثابت کریں گے کہ ہم ان محدثین کے ساتھ ہیں

---

1 … سیر اعلام النبلاء، جلد: 3، صفحہ: 165
2 … عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد: 21، صفحہ: 431
3 … فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد: 13، صفحہ: 301

جو ان روایتوں کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

تجزیہ

وہ کون سے محدثین ہیں جو ان روایتوں کو ضعیف سمجھتے ہیں۔
ہم اوپر آپ کو بتا چکے ہیں کہ جس کتاب کی مرزا جہلمی نے تعریف کی اور کہا: اس کی تحکیم یعنی صحیح اور ضعیف کا حکم لگایا ہے۔ عرب شیخ وصی اللہ نے۔ اسی محقق نے ان روایتوں کو صحیح کہا ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہے کہ حضرت خالد بن ولید مقام حِیرہ پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یہاں لوگوں سے آپ نے بچ کر رہنا ہے۔ کہیں یہ لوگ آپ کو زہر نہ دے دیں۔ آپ نے فرمایا: وہ زہر لے کر آؤ جس سے مجھے ڈرا رہے ہو تو آپ کی بارگاہ میں وہ زہر پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پی گئے، اللہ کے اذن سے اس زہر نے کوئی نقصان نہیں دیا۔[1]

عرب محقق شیخ عوامہ اس روایت پر لکھتے ہیں: اس کی سند صحیح اور متصل ہے اور یہی روایت شرح اصول اعتقاد اہل السنہ، جلد:2 ، صفحہ:439، حدیث:100 میں ہے جس کو شیخ عمران نے صحیح قرار دیا ہے۔

مرزا جہلمی کا پانچواں جھوٹ

ہم سب سے پہلے تو پوچھتے ہیں کہ خالد بن ولید نے جو یہ عمل کیا یہ قرآن و سنت کے مطابق درست ہے یا نہیں۔

تجزیہ

مرزا جہلمی اب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ عمل حضرت خالد بن ولید کا قرآن و حدیث کے خلاف تھا لہٰذا جو کام شریعت کے خلاف ہو وہ کرامت نہیں ہو سکتا۔

سوال یہ ہے کہ یہ کس محدث نے کہا ہے؟ اور مرزا جہلمی ڈھٹائی کے ساتھ یہ بیان کرتا ہے کہ جناب زہر پینا تو حرام ہے اور حرام کام کرامت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس پر اس نے پوری ویڈیو بناڈالی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ قانون کہاں اور کس کتاب میں ہے کہ کرامت حرام یا حلال طریقے سے ہوگی جبکہ آپ دیکھ چکے ہیں کہ کتنے جلیل القدر محدثین اور مرزا کا بابا بھی مانتا ہے کہ یہ ان کی کرامت ہے۔ کمال یہ ہے کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں: یہ ان کی کرامت ہے۔ کیا مرزا جہلمی کا علم ان سے زیادہ ہے؟ جہاں زہر کھانے کو منع اور حرام کہا گیا ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جب خود کو زہر کھا کر ختم کرنا ہو جبکہ یہاں یہ چیز نہیں، حضرت خالد بن ولید دکھا رہے ہیں کہ مجھے اللہ پر کتنا توکل ہے کہ یہ زہر بھی اثر نہیں کرے گا اور اس کو محدثین نے کرامت مانا ہے۔ چونکہ یہ انکار کر چکا ہے اس لیے اس نے ضد پکڑی اور یہ اہلِ سنت محدثین، فقہا اور عوام کے مخالف چلا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ یَتَّبِـعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا(۱۱۵)

ترجمہ: مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔[2]

اس نے اپنی ویڈیوز میں یہ کہا: کرامت کا انکاری کافر ہے جبکہ کرامت ثابت ہو۔ آپ نے دیکھ لیا کہ کتنے حوالے اور محدثین کی رائے ساتھ میں مرزا کے بابے کی رائے کہ وہ بھی کرامت مان رہا ہے اس کے باوجود مرزا جہلمی اس کرامت کا انکاری ہے تو لامحالہ مرزا جہلمی اپنے فتوے سے کافر ہو چکا اور ضد میں حدیث کی کُتُب کی توہین کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر ان

❶... مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:34419
❷... پارہ:5، 4-سورۃ النساء، آیت:115

کی حیثیت ہوتی تو...!!

کتب کثیرہ کی توہین

یہ جو درجنوں کتابیں ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب بھی نہیں ہے جو کتبِ ستّہ میں آئی ہو اسی وجہ سے یہ کتابیں باہر بیٹھی ہوئی ہیں نا۔ اگر ان کی یہ حیثیت ہوتی تو مین کتابوں میں انہوں نے اپنی جگہ بنائی ہوئی ہوتی۔

تجزیہ

جب مرزا کو جواب ملا تو اس نے کتب کی توہین کرنی شروع کر دی۔ سوال یہ ہے کہ کیا جہلمی اپنے لیکچرز میں ان کتب کے حوالے نہیں دیتا؟ جبکہ **فضائل الصحابہ** کو پروموٹ بھی کر رہا ہے کیا **فضائل الصحابہ** کُتب ستّہ میں ہے؟ نہیں تو پھر کیوں پروموٹ کر رہا تھا۔ اصل میں یہ اپنے بیان میں پھنس گیا اور کہتے ہیں: کھسیانی بلی کھمبا نوچے اور دیکھیں کہ کتنی معتبر کتب ہیں جن کے مفتی راشد محمود رضوی صاحب نے حوالے دیے اور مرزا جہلمی ان کتب کی توہین کر رہا ہے۔ جن کتابوں سے اس واقعہ کو مفتی راشد محمود رضوی صاحب نے ثابت کیا وہ کتابیں درج ذیل ہیں؛

- مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:34419۔
- فضائل الصحابہ، امام احمد بن حنبل، حدیث:1480۔
- مسند ابی یعلیٰ، حدیث:7181۔
- معجم کبیر طبرانی، حدیث:3719، 3718۔
- دلائل النبوہ لاصفہانی، رقم:368۔
- معرفۃ الصحابہ لاصفہانی، رقم:2409۔
- مجمع الزوائد، حدیث:15884۔ رجالہ رجال الصحیح وھو متصل
- دلائل النبوہ للبیہقی، حدیث:3095۔
- الاصابہ لابن حجر، جلد:1، صفحہ:471۔
- سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:229۔
- فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر عسقلانی، جلد:13، صفحہ:301۔
- عمدۃ القاری لعینی شرح صحیح البخاری، جلد:21، صفحہ:431۔
- شرح اصول اعتقاد اہل السنہ، جلد:2، صفحہ:439، حدیث:100۔
- سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:165۔

خلاصہ کلام

تمام تر حوالوں اور محدثین کی آرا کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت خالد بن ولید نے **بِسْمِ اللہ** پڑھ کر زہر کھا لیا لیکن زہر نے اثر نہیں کیا۔ یہ ان کی کرامت ہے اور سچا واقعہ ہے۔ اب یہ کہنا کہ ان کی کرامت مانتے ہو تو تم بھی زہر کھا کر کرامت دکھاؤ۔ یہ ایک جاہلانہ سوال ہے۔ یہ لازمی نہیں کہ جو کسی صحابی یا ولی سے کرامت کا ظہور ہو وہ ہی کرامت کا ظہور کسی اور سے بھی ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم مرزا جہلمی اور ان کے سٹوڈنٹس کو 10 دن قید میں رکھتے ہیں اور اگر ان کے ہاتھوں میں انگور نہ آئے تو 100 کوڑے ماریں گے کیونکہ یہ بخاری کو مانتے ہیں اور بخاری میں موجود، صحابی کی کرامت کو بھی مانتے ہیں کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قید میں تھے تو ان کے ہاتھوں میں انگور کے خوشے ہوا کرتے تھے جبکہ وہ موسم انگوروں کا نہیں تھا۔[1]

1... بخاری، حدیث:3045

ختم نبوت اور در پیش چیلنجز

عقیدہ ختمِ نبوت پر اعتراضات وجوابات

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

اعتراض 1: خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا مطلب صرف مہرِ تصدیق ہے آخری نبی نہیں۔

جواب: قرآن ولغت دونوں میں خاتَم کا مطلب ختم کرنے والا اور آخری ہے۔ مہر بھی آخر میں لگتی ہے اس لیے اس سے مراد آخری نبی ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (۴۰) ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔(1)

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ ترجمہ: عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب نبوت کا دعوی کریں گے حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(2)

وضاحت

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنٰی ہیں آخری نبی کہ اس کے زمانہ میں اور اس کے بعد کوئی نبی نہ بنے۔ اس معنٰی پر امت کا اجماع ہے جو کہے اس کے معنٰی آخری نبی نہیں بلکہ اصلی نبی ہیں وہ کافر ہیں کہ وہ قرآنی آیت کے متواتر اجماعی معنٰی کا انکار کرتا ہے۔(3)

اعتراض 2: لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ سے مراد صرف شریعت والا نبی نہ ہونا ہے بغیر شریعت کے نبی آ سکتا ہے۔

جواب: حدیث کے الفاظ مطلق ہیں کسی قسم کی تخصیص نہیں کی گئی۔ حدثِ پاک میں ہے: وَ اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ترجمہ: اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(4)

اعتراض 3: عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْل حدیث سے مرزا قادیانی کا نبی ہونا ثابت ہے۔

جواب: یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے، محدثین نے اسے ناقابلِ اعتبار قرار دیا جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے بارے میں اپنی کتاب "الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ" میں لکھتے ہیں: لَا اَصْلَ لَهٗ۔(5) عالم کا نبی جیسا ہونا صرف فضیلت میں ہوتا ہے حقیقت میں نبی نہیں۔

اعتراض 4: وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي مرزا قادیانی کے بارے میں ہے۔

جواب: یہ مکمل آیت نہیں بلکہ مکمل آیت یوں ہے:

وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ

ترجمہ: اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔(6)

وضاحت

یہ آیت حضرتِ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں ہے کیونکہ احمد آپ کا مشہور نام ہے۔(7)

اعتراض 5: وَ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا سے مراد مرزا قادیانی کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ثبوت ہے۔

جواب: یہ آیت حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں ہے مرزا قادیانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ فرماتا ہے: وَ رَفَعْنٰهُ

1 ... پارہ: 22، 33-سورۃ الاحزاب، آیت: 40
2 ... سنن ترمذی، حدیث: 2219
3 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 252
4 ... صحیح بخاری، حدیث: 3455، صحیح مسلم، حدیث: 2286
5 ... الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ، جلد: 1، صفحہ: 148، حدیث: 294
6 ... پارہ: 28، 61-سورۃ الصف، آیت: 6
7 ... صحیح بخاری، حدیث: 3532

مَكَانًا عَلِيًّا (57) ترجمہ: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔[1]

اعتراض 6: ہر نبی کے بعد دوسرا نبی آتا ہے اس لیے محمد صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بعد بھی آسکتا ہے۔

جواب: یہ سلسلہ بنی اسرائیل میں تھا، امتِ محمدیہ میں ختم ہوگیا۔ حدیثِ پاک میں ہے:

كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

ترجمہ: بنی اسرائیل میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام حکومت کیا کرتے تھے جب ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی ان کا خلیفہ ہوتا (لیکن یاد رکھو!) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔[2]

اعتراض 7: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ نئے نبی کے آنے کی پیش گوئی ہے۔

جواب: یہ آیت بعد میں آنے والے مسلمانوں (تابعین وغیرہ) کے بارے میں ہے نہ کہ نبی کے بارے میں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ

ترجمہ: اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں) جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے۔[3]

اعتراض 8: مہدی کے ساتھ نبی کا آنا ثابت ہے۔

جواب: مہدی نبی نہیں بلکہ خلیفہ و مصلح ہوں گے۔

حدیثِ پاک میں ہے:

اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ

ترجمہ: مہدی میری عترت سے ہوں گے، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کی اولاد میں سے۔[4]

اعتراض 9: اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے مرزا قادیانی مراد ہیں۔

جواب: مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ترجمہ: بے شک عیسٰی قیامت کی خبر ہے۔[5]

اعتراض 10: نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا صرف وحی کا طریقہ بدل گیا ہے۔

جواب: وحی صرف نبی پر اترتی ہے اور جب نبوت ختم ہو گئی تو وحی بھی ختم ہوگئی، صرف اِلْہام باقی رہا کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

ترجمہ: اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[6]

---

1 ... پارہ:16، 19-مریم:57
2 ... صحیح بخاری، حدیث:3455
3 ... پارہ:28، 62-سورۃ الجمعہ، آیت:3
4 ... سنن ابی داؤد، حدیث:4282
5 ... پارہ:25، 43-سورۃ الزخرف، آیت:61
6 ... صحیح بخاری، حدیث:3455، صحیح مسلم، حدیث:2286

پریکٹس اینڈ تصوف

لطائفِ باطنیہ / شیخ مجدد الف ثانی / حضرت سلطان باہو

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

(1): تمہید

تصوف میں لطائفِ باطنیہ انسانی وجود کے وہ روحانی مراکز ہیں جن کے ذریعے سالک باطن کی صفائی اور معرفتِ حق تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ مختلف مشائخ نے ان لطائف کی تعداد اور مقامات کی وضاحت کی ہے۔ اس مختصر مضمون میں 2 عظیم بزرگوں یعنی شیخ احمد سرہندی مُجدِّد الف ثانی اور حضرت سلطان باہو کے نظریات کو لکھا گیا ہے۔

پانچ لطائف

5 لطائفِ اصلیہ ہیں جو سلوک کی منازل میں خاص مقام رکھتے ہیں؛ 1 **لطیفہ قلب** بائیں جانب دل کے مقام پر 2 **لطیفہ روح** دائیں جانب سینہ کے مقام پر 3 **لطیفہ سِرّ** بائیں جانب پستان کے اوپر 4 **لطیفہ خفی** دائیں جانب پستان کے اوپر 5 **لطیفہ اخفی** عین دل کے وسط میں۔ ان کے علاوہ بعض سلاسل میں لطیفہ نفس (ناف کے نیچے) اور لطیفہ قالب بھی شمار کیا جاتا ہے۔

(2): شیخ مجدد الف ثانی کے نزدیک لطائفِ باطنیہ

(الف): تعداد

شیخ مُجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ نقشبندیہ کی روایت کے مطابق 5 لطائف کو بنیادی قرار دیا، آپ کے نزدیک یہ لطائف جسمِ انسانی میں متعین مقامات پر ہیں؛ آپ فرماتے ہیں: بدان کہ در باطن آدمی پنج لطائف نورانی است ... و ہر یک را محل مخصوص است: قلب در جانب چپ، روح در جانب راست، سِرّ در فوق سینہ، خفی در جانب راستِ فوق سینہ و اخفی در قلبِ حقیقی۔ ترجمہ: جان لے کہ آدمی کے باطن میں 5 لطائفِ نورانی ہیں اور ہر ایک کا مخصوص مقام ہے: قلب بائیں جانب سینہ میں، روح دائیں جانب، سِرّ سینہ کے اوپر، خفی دائیں جانب اوپر سینہ میں اور اخفی عین قلبِ حقیقی میں۔[1]

(ب): ان کی بیداری

لطائف کی بیداری ذکر و مراقبہ اور تجلیاتِ الٰہی کے نزول سے ہوتی ہے: چون ذکر و مراقبہ باکثرت تمام رسد، تجلیاتِ الٰہی بر لطائف نازل شود و ہر یک زندہ و بیدار گردد۔ ترجمہ: جب ذکر و مراقبہ کثرت سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی تجلیات لطائف پر نازل ہوتی ہیں اور ہر ایک زندہ و بیدار ہو جاتا ہے۔[2]

(3): حضرت سلطان باہو کے نزدیک لطائفِ باطنیہ

(الف): تعداد و مقامات

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روایتی صوفیانہ انداز میں لطائف کے جسمانی مقامات کی تفصیل نہیں بیان کی بعض جگہوں پر اس کا ذکر کیا ہے۔ آپ کے نزدیک اصل روحانی مرکز دل ہے جو تصورِ اسمِ ذات اللہ سے زندہ اور روشن ہوتا ہے اور ان لطائف کو بھی تصور اسمِ ذات سے زندہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسمِ ذات اللہ پڑھ اور اس کا تصور کر یہی تجلیات کے نزول اور لطائف کی بیداری کا سبب ہے۔[3]

(ب): بیداری اور اثرات

آپ کے نزدیک لطائف کی بیداری اسمِ ذات اللہ کے تصور سے ہوتی ہے، جس سے قلب، روح، سِرّ، خفی اور اخفی

1 ... مکتوباتِ امام ربانی، دفترِ اوّل، مکتوب 36، ص 112
2 ... مکتوباتِ امام ربانی، دفترِ اوّل، مکتوب 65، ص 201
3 ... نور الہدیٰ کلاں، ص 58

سب فعال ہو جاتے ہیں۔ اسمِ ذات اللہ کی تجلی سے قلب زندہ ہوتا ہے، روح بیدار ہوتی ہے، سرّ حق کے مشاہدہ میں فنا ہوتا ہے اور خفی و اخفی دیدار الٰہی تک پہنچتے ہیں۔[1]

شیخ مُجدّدِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لطائف کی باقاعدہ ترتیب اور مقامات ہیں اور ان کی بیداری ذکر و مراقبہ سے ہوتی ہے۔ دوسری طرف حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ مقامات و ترتیب کو ثانوی سمجھتے ہیں اور اسمِ ذات اللہ کے تصور کو اصل ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اعتباری سا فرق موجود ہے یعنی شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان لطائف کی زندگی ان پر مشق ذکر سے ہوتی ہے جبکہ سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان لطائف پر تصور اسمِ ذات کی مشق سے ان کو زندہ بلکہ فنا کے مقام میں پہنچایا جاسکتا ہے۔

نوٹ: تصور اسمِ ذات اللہ کا طریقہ اور فوائد اگست کے ماہنامہ میں ذکر کر دیا اور میری کتاب زبدہ تعلیمات باھو میں بھی موجود ہے۔

1...عین الفقر، ص103

تنظیم ضیاء الھدیٰ کا تعارف

عصر حاضر میں جب مسلمان کہلانے والوں نے تراش خراش کر کئی فرقے بنا لیے کسی نے توحید کے نام پر انبیاو اَولیا کی گستاخیاں شروع کیں اور کوئی نئے نبی کا متلاشی بن بیٹھا۔ایسے حالات میں اہلِ سنت و جماعت کی **تنظیم ضیاء الہدیٰ** کی بہت حاجت تھی جو فکری و عملی سطح پر مسلک اہل سنت و عقائد اہلِ سنت کی ترویج و اشاعت کرے لہٰذا2019ء میں اس کی بنیاد ہمارے قائد ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء صاحب نے رکھی اور حُبِّ رسول کے جام پلانا اس تنظیم کا بنیادی نصبُ العین ہے اور یہ تنظیم ان عقائد و نظریات کی حامل ہے جو اللہ کے آخری نبی محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے جانثار صحابۂ کرام، تابعین کرام اور ائمہ کرام نے قرآن و سنت سے متعین فرمائے ہیں اور جن کی تبلیغ حضور غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی ، حضور داتا گنج بخش،خواجہ غریب نواز اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہم نے فرمائی ہے۔یہ تنظیم علمائے اہلِ سنت کی زیر نگرانی اپنا کام کر رہی ہے۔

تنظیم ضیاء الہدیٰ کا UK میں کام:

تنظیم ضیاء الہدیٰ ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء کی سرپرستی میں برطانیہ (یوکے) کے مختلف شہروں میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔یہ تنظیم یوکے میں بسنے والے مسلمانوں کی دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک جامع دینی نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے؛

(1):دارُ الافتاء الفقہ الاسلامی (برمنگھم اور لوٹن):

اسلامی زندگی میں راہنمائی کے لیے مستند دینی فتاویٰ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے برمنگھم اور لوٹن میں **تنظیم ضیاء الہدیٰ** نے دارُ الافتاء الفقہ الاسلامی کا قیام کیا ہے،جہاں سینکڑوں مسلمان روزانہ فون سروس یا فزیکل اپوائنٹمنٹ کے ذریعے شرعی مسائل پر راہنمائی حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مسلم فیملیز کے پیچیدہ دینی و معاشرتی مسائل کے حل کی صورتیں پیدا کی جا چکی ہیں،عبادات و معاملات،وراثت،کاروبار،عقائد،عبادات اور معاشرتی رہنمائی کے حوالے سے مستند شرعی مشورے دیے جاتے ہیں۔

(2):برمنگھم کے علاقے کٹس گرین میں ادارے کا قیام:

کٹس گرین،برمنگھم میں مسلمان بڑی تعداد میں مقیم ہیں، مگر یہاں اسلامی تعلیمات اور عبادات کے لیے کوئی مؤثر مرکز موجود نہ تھا۔اس خلا کو پُر کرنے کیلیے **تنظیم ضیاء الہدیٰ** نے ایک چرچ کو خرید کر اسے ایک فعّال اسلامی مرکز میں تبدیل کیا۔

یہ مرکز آج ایک جامع دینی و تعلیمی ادارہ بن چکا ہے۔ یہاں پر اب تک 18 سے زائد غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں جو اس ادارے کی علمی و روحانی محنت کا ثمر ہے۔1200 سے زائد مسلمان یہاں جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔ سینکڑوں بچے اور بچیاں روزانہ قرآنِ پاک، تجوید، دینیات اور اخلاقیات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(3):اسلامک ریسرچ سینٹر:

تنظیم ضیاء الہدیٰ نے یوکے کے مسلمانوں کے دینی شعور کو اجاگر کرنے اور ائمہ کرام کی علمی معاونت کے لیے اسلامک ریسرچ سنٹر قائم کیا، جس کے ذریعے پورے یوکے کی مساجد میں جمعہ کے خطبات کو انگلش اور اردو زبانوں میں تیار کر کے فراہم کیا جاتا ہے تاکہ ائمہ کرام ایک معیاری اور بامقصد پیغام امت تک پہنچا سکیں۔

ماہانہ بنیادوں پر ایک مؤثر اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ماہنامہ **اسلام اور ماڈرن سائنس** شائع کیا جاتا ہے جو انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں ہوتا ہے۔

اس ماہنامے کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے ایمان، عقیدہ،

نظریہ اور اسلامی شناخت کا تحفظ ہے، خاص طور پر نئی نسل کو سائنسی دلیلوں کے ساتھ اسلام کی حقانیت سے جوڑنا ہے۔

(4): آن لائن فری کورسز:

اس تنظیم کے تحت بیسیوں آن لائن فری کورسز کروائے جاتے ہیں تاکہ ہماری بچیاں گھر بیٹھی دین کی مبلغات بن سکیں اور ان کی تربیت کی جاسکے۔

پاکستان میں تنظیم ضیاء الہدیٰ کے 9 اسلامک ادارے

الحمدللہ! **تنظیم ضیاء الہدیٰ** مشن ختم نبوت ناموسِ رسالت کی تعلیم و تبلیغ میں اپنا روشن کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ملک کے مختلف علاقوں میں ایسے ادارے قائم کر چکی ہے جہاں طلبہ و طالبات کو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ ان اِداروں میں قرآن و حدیث، فقہ، سیرت، اخلاقیات اور عصری علوم کو نہایت اخلاص، محبت اور تربیت کے ماحول میں سکھایا جاتا ہے؛

(1): ادارہ ضیاء المدینہ توحید گارڈن پکا میل سٹاپ مین ملتان روڈ لاہور

یہ ادارہ تنظیم کی مرکزی حیثیت رکھتا ہے جہاں 120 طلبہ و طالبات دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ادارہ جدید سہولیات، تربیتی ماحول اور تجربہ کار اساتذہ کی رہنمائی میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔

(2): جی ڈی اکسفورڈ سکول مانگا منڈی لاہور

200 بچے اور بچیاں دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو تعلیم اور جدید سکلز کے ذریعہ اپنی علمی قابلیت کے ساتھ کئی خاندانوں کی کفالت کرنے والے بنے گے۔

(3): ادارہ ضیاء المدینہ تلہ گنگ ونہار ضلع چکوال مین میانوالی روڈ

یہاں 70 طلبہ و طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ اس خِطّے میں علم کی روشنی پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(4): ادارہ ضیاء المدینہ پنڈوریاں سانگلہ ہل فیصل آباد

یہ ادارہ ایک بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات کو تعلیم فراہم کر رہا ہے۔ یہاں 120 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں اور تعلیمی معیار اور تربیتی ماحول پر خاص توجہ دی جارہی ہے۔

(5): ادارہ ضیاء المدینہ جھنگ سٹی

جھنگ شہر میں قائم اس ادارے میں بھی 50 سے زیادہ طلبہ و طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ادارہ نہ صرف تعلیم بلکہ مشن ختمِ نبوت پر خاص طور پر کام کر رہا ہے۔

(6): ادارہ ضیاء المدینہ جھنگ حسن خان

اس علاقے میں علم کی پیاس بجھانے کے لیے یہ ادارہ قائم کیا گیا جہاں 110 طلبہ و طالبات علم دین حاصل کر رہے ہیں۔

(7/8): ادارہ ضیاء المدینہ ایف بی ایریا کراچی

کراچی کے مصروف علاقے ایف بی ایریا میں قائم یہ ادارہ 130 طلبہ و طالبات کی تعلیم کا مرکز ہے۔ جو ان شاء اللہ بہت سی زندگیاں بدلنے کا سبب بنے گا۔

(9): ادارہ ضیاء المدینہ شاہ خالد ٹاؤن شاہدرہ لاہور

یہ ادارہ ابھی نیو تیار ہوا ہے اور لاہور کے ایک اہم علاقے میں قائم ہے جہاں 20 طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

تنظیم ضیاء الہدیٰ کے یہ تمام ادارے مشن ختمِ نبوت ناموسِ رسالت پر شب و روز کوشاں اپنی خدمات سر انجام دینے میں اپنی مثال خود ہیں۔ ان اداروں میں پڑھنے والے طلبہ و طالبات دین کے سفیر، نیکی کے داعی اور پوری دنیا میں ختمِ نبوت کا علم لہرانے میں شب و روز کوشاں ہیں۔

ہومین ایڈ فاؤنڈیشن HAF
دکھی انسانیت کی خدمت کا روشن مینار

دنیا بھر میں دکھی اور پسے ہوئے انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے اللہ رب العزت کچھ خاص بندوں کو چُن لیتا ہے اور وہ اپنے خلوص، اخلاص اور محنت سے امتِ محمدیہ کی خدمت میں جُت جاتے ہیں۔ انہی مبارک ہستیوں میں سے ایک نام ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء کا ہے جنہوں نے 2022 میں **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** کی بنیاد رکھی۔ اس فاؤنڈیشن کا مقصد آخری نبی حضرت محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھی امت کے لیے حقیقی خیر خواہی اور مستقل بہبود کے منصوبے ترتیب دینا ہے۔

بین الاقوامی سطح پر خدمات

(1): یوگنڈا اور تنزانیہ میں قربانی کی سنت کا احیا:

ہومین ایڈ فاؤنڈیشن ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر یوگنڈا اور تنزانیہ جیسے افریقی ممالک میں سینکڑوں قربانیاں کرتی ہے۔ وہاں کے غربا جو سال بھر گوشت کو ترستے ہیں، ان کے گھروں تک قربانی کا گوشت پہنچایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے چہروں پر خوشی اور آنکھوں میں شکر کے آنسو اس کارِ خیر کی گواہی دیتے ہیں۔

(2): فلسطین (غزہ) میں امدادی کام:

فلسطین کے مظلوم مسلمانوں، خاص طور پر غزہ میں محصور ہزاروں لوگوں کو پینے کا صاف پانی اور راشن فوڈ پیکیجز مہیا کر کے **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** انسانی ہمدردی کا عظیم نمونہ پیش کر رہی ہے۔

پاکستان میں فلاحی منصوبے

(3): تعلیمی خدمات مدارس و اسکولنگ سسٹم:

پاکستان کے مختلف علاقوں میں 10 سے زائد مدارس میں **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** 800 سے زائد طلبہ و طالبات کی مکمل کفالت کر رہی ہے۔ یہ کفالت صرف مالی نہیں بلکہ 3 وقت کے کھانے، مکمل رہائش، صاف کپڑوں اور تعلیمی سہولیات سمیت ہے۔

یہ بچے حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی مفت حاصل کر رہے ہیں جبکہ بڑی عمر کے بچوں کو درسِ نظامی (عالم کورس) مفت کروایا جا رہا ہے تاکہ وہ معاشرے میں مؤثر دینی کردار ادا کر سکیں اور اپنے قدموں پہ کھڑے ہو کر کئی خاندانوں کیلئے کفیل بن سکیں۔

(4): سندھ، تھرپارکر میں صاف پانی کا انتظام:

صوبہ سندھ کے پسماندہ علاقے تھر میں، جہاں انسانیت پانی کی ایک بوند کے لیے ترس جایا کرتی تھی **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** نے اب تک 110 سے زائد ہینڈ پمپس لگائے ہیں۔ ان کا صاف پانی سینکڑوں خاندانوں کے لیے زندگی کی نوید بن چکا ہے اور مزید کئی علاقوں میں ہینڈ پمپس لگانے کا کام جاری ہے۔

(5): مساجد کی تعمیر:

جن علاقوں میں مساجد نہیں تھیں وہاں اب **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** کے ذریعے پانچ مکمل مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جہاں اللہ کا ذکر، نمازیں، قرآن کی تعلیم اور دینی اجتماعات ہو رہے ہیں اور مزید خدمت کا یہ سفر جاری ہے۔

(6): معذور اور بیمار افراد کی مدد:

معذور اور مستحق مریضوں کا علاج معالجہ بھی **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** کے اہم کاموں میں شامل ہے تاکہ وہ ایک باعزت اور بہتر زندگی گزار سکیں۔

(7): غریب سادات کی کفالت:

ہومین فاؤنڈیشن ہر ماہ غریب سادات فیملیز کے گھروں میں اخراجات پہنچاتی ہے تاکہ ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو اور ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

(8): رمضان المبارک کے خصوصی راشن پیکجز:

ہر سال رمضان المبارک کے پورے مہینے کیلیے سینکڑوں گھرانوں کو راشن پیک فراہم کیے جاتے ہیں جن میں آٹا، چینی، گھی، دالیں، چاول اور دیگر ضروری اشیا شامل ہوتی ہیں۔

(9): لائیولی ہُڈ پروجیکٹ (روزگار کے مواقع):

ہومین فاؤنڈیشن صرف خیرات نہیں دیتی بلکہ غریبوں کو بااختیار بنانے کے لیے چھوٹے کاروبار کے لیے رقم، رکشے، یا دیگر روزگار کے ذرائع مہیا کرتی ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ خود کمائیں اور اپنے خاندان کو پال سکیں۔

ہومین ایڈ فاؤنڈیشن آج ایک عالمی فلاحی تنظیم بن چکی ہے جو دلوں کو جوڑنے، دکھوں کو بانٹنے اور زندگیوں میں امید کے چراغ جلانے کا کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ہمیں سکھاتی ہے کہ خدمتِ خلق، دینِ اسلام کا اصل حسن ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء کی قیادت میں یہ کارواں مسلسل رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

اس ماہنامہ کو ہر ماہ فری حاصل کرنے کے لیے درج ذیل واٹس ایپ نمبر زرابطہ فرمائیں۔

For UK	Dr.Mufti Muhammad Qasim Zia	+447448697754
For India	Farhan Ziaee	+918860931640
For Pakistan	Mowlana Sideeq Ziaee	+923077078616

جدید فقہی مسائل اور اسلام کے بارے میں اتھنٹک معلومات کے لیے ہمارا چینل سبسکرائب کریں؛

MUFTI QASIM ZIA AL QADRI

https://t.me/Ziaulhudalight

ویلفیئر کی خدمات جاننے کے لیے؛

Human aid foundation

For free download WWW.EBCMASJID.COM

اپنی آراء اور تجاویز کے لیے

Email us on islamandmodernscience@gmail.com

مُدیرِ اعلیٰ: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

پیش کش: اسلامک ریسرچ سینٹر (ضیاء الہدیٰ)